بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۵۹	۷ نبوت ۱۳۴۳ ہش ۔ یکم رجب ۱۳۸۴ھ ۔ ۷ نومبر ۱۹۶۴ء	جلد ۵۳/۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۶ نومبر بوقت ۹½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

—• حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت حکیم محمد عمر صاحب کئی دنوں سے صاحب فراش ہیں پیشاب کی بھی تکلیف ہے کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت دے اور اپنے فضل سے کمزوری دور فرمائے آمین

—• مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت امیر المومنین کی طرف سے اعلان ہے کہ:

سردی کا موسم شروع ہو چکا ہے غرباء کو جو سردی سے بچاؤ کے لئے گرم پارچات کی استطاعت نہیں رکھتے ان کی درخواستیں کپڑوں کے لئے آ رہی ہیں۔ صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے حسب سابق امید کی جاتی ہے کہ وہ نئے یا مستعمل پارچات اس غرض کے لئے بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔ جو دوست جلسہ سے پہلے کپڑے بھجوا سکتے ہوں وہ جلد بھجوا دیں ورنہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے ان غریب بھائیوں کو ضرور یاد رکھیں۔

—• دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں چیچک کی دوا آ گئی ہے۔ چیچک کا ٹیکہ ۹ بجے صبح سے ایک بجے دوپہر تک (سوائے اتوار کے) ہر روز ہوگا۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

—• امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کیلئے خاص کر تقوےٰ کی ضرورت ہے

یاد رکھو تم ایک ایسے شخص کے سلسلہ بیعت میں ہو جس کا دعوےٰ ماموریت کا ہے

"ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقوےٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعوےٰ ماموریت کا ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے، خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی، اگر اس بیماری کی دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے تو بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی چھوٹا داغ ہے جو بڑھ کر آخرکار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ جیسے رحیم و کریم ہے ویسے ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو جب دیکھتا ہے کہ ان کا دعوےٰ اور لاف و گزاف تو کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزادہی کے لئے وہ کفار ہی کو تجویز کرتا ہے۔ جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے۔ جیسے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں نے مسلمانوں کو تباہ کیا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے۔ اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ دیکھتا ہے کہ قوم لا الٰہ الا اللہ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل کسی اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رو بدنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔ اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رض)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

[redacted]

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷۔ نومبر ۶۴ء

دو ہتھیار جن سے دُنیا کی مادی طاقتیں لرزتی ہیں

دنیا میں یضع الحرب کی فضا قائم کرنا اللہ تعالےٰ نے جماعتِ احمدیہ کے سپرد کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ وہ پُر امن طریقوں سے اسلام کو دنیا پر قائم کرے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے سورہ صف میں بھی فرمایا ہے:۔

هو الذی ارسل رسوله
بالهدٰی و دین الحقّ
لیظهره علی الدّین کلّه
ولو کره المشرکون۔

یعنی اللہ تعالےٰ ہی وہ ذات ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے یہاں دین سے ہر قسم کا دین مُراد ہے خواہ وہ دہریت یا الحاد ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے یہ کام جماعتِ احمدیہ کا ہے کہ وہ تمام ادیان اور فلسفوں کے مقابلہ میں اسلام کو غالب کرے اور اس طرح تمام دنیا کو جنّت کا نمونہ بنا دے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک دنیا صحیح اسلام کے اصولوں پر قائم نہ ہو جائے دنیا میں یضع الحرب کی فضا پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور طاغوت کو جس کا نام اس زمانے کے لئے دجال رکھا گیا ہے کیونکہ دجال کا کام دجل اور فریب سے کامیابی حاصل کرنا ہے بغیر پوری پوری شکست دینے کے اسلام کے اصول دنیا میں قائم نہیں ہو سکتے اور اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کو قائم کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ کو کھڑا کیا ہے اس لئے یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا میں یضع الحرب کی فضا قائم کریں۔

اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے ہمیں دو ہتھیار دئے ہیں اور وہ دو ہتھیار جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں دعا اور تبلیغ ہیں۔ بظاہر یہ دونوں ہتھیار نہایت کمزور نظر آتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان ہتھیاروں سے جو فتح حاصل ہوتی ہے وہ اس فتح سے بدرجہا مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے جو ہلاکت کے اسلحہ سے حاصل ہوتی ہے آپ بے شک ایک قوم کو تلوار کی طاقت سے اپنا محکوم کر سکتے ہیں مگر یہ محکومیت زیادہ عرصہ نہیں ٹھہر سکتی۔ دنیا کی تاریخ اسکی شاہد ہے کہ خود مسلمانوں نے جہاں جہاں طاقت سے سلطنتیں قائم کیں اور اسلام کی حقیقی قوت سے کام نہ لیا وہاں سے مسلمانوں کو طاقت ہی سے نکلنا بھی پڑا۔ مثلاً اندلس پر مسلمانوں نے تقریباً آٹھ سو سال حکومت کی مگر یہ حکومت تلوار اور طاقت کی حکومت تھی اس لئے آخر کار وہ وہاں سے نکلے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت لوگوں کے دلوں پر بھی قائم کر سکتے تو آج اندلس ہی نہیں بلکہ تمام یورپ میں مسلمانوں کی حکومت ہوتی۔

اسکے برخلاف ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں مسلمانوں نے دلوں پر بھی فتح پائی اور ان پر اللہ تعالےٰ کی سلطنت قائم کر دی وہاں آج بھی مسلمان ہی حکمرانی کر رہے ہیں۔ اگرچہ کچھ عرصہ کے لئے یہ ممالک غیروں کے زیرنگیں ہو گئے ہوں مگر آخر کار غیروں کو انہیں چھوڑنا پڑا اور آج مسلمانوں کے وہ ملک پھر آزادی کی ہوا میں سانس لے رہے ہیں۔

بے شک یہ ہتھیار بظاہر نہایت کمزور نظر آتے ہیں مگر یہ ایسے کاری ہتھیار ہیں کہ ان کے استعمال سے مسلمانوں نے مفتوح ہو کر بھی فاتح کو مفتوح کر لیا۔ تاریخِ اسلام میں ایسے بہت سے واقعات آپ کو مل جائیں گے کہ مسلمانوں کو مفتوح کرنیوالے خود ان کے مفتوح ہو گئے اور اسلام ہی آخر کار غالب رہا۔ تاتاریوں نے خلافتِ عباسیہ کو مٹا دیا۔ بغداد میں مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہہ گئیں لیکن اس وقت بھی ایسے مسلمان موجود تھے جنہوں نے اس شکست کو قبول نہ کیا اور انہوں نے تلوار جس نے انہیں شکست دلائی تھی پھینک دی اور دعا اور تبلیغ کا ہتھیار لے کر میدان میں نکل پڑے اور ابھی تاتاری فاتحین کی ایک نسل بھی گزرنے نہیں پائی تھی کہ شاہی تختوں سے اتر کر مساجد میں مفتوحین سے ہم بغل ہو گئے اور ان ہتھیاروں کی فتح اتنی پائیدار ثابت ہوئی ہے کہ انہی تاتاریوں میں سے ترکی نے جب یورپی تہذیب کے زیراثر اسلام کو ملک بدر کرنا چاہا اور طاقت نے ایڑی چوٹی کا زور لگا لیا مگر اسلام ترک عوام کے دلوں سے نہیں نکل سکا۔ آج تمام ترکی میں اذان پھر عربی میں دی جاتی ہے اور قرآن کریم عربی میں پڑھا جاتا ہے اور مساجد جو کبھی خالی نہیں ہو سکی تھیں پھر نمازیوں سے بھر پور ہو گئی ہیں۔ حالانکہ یہی ترک جو تلوار کے زور سے آسٹریا تک پہنچ گئے تھے اور ادھر سے لے کر مراکو بلکہ سوڈان اور افریقہ کے اندر تک حکمران ہو گئے تھے آج وہاں ان کی فتح کا کوئی نشان بھی نہیں موجود رہا۔

آج اللہ تعالیٰ نے یضع الحرب کی فضا تمام دنیا میں قائم کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ کو وہی پرانے دو ہتھیار دے کر کھڑا کیا ہے یہ بے پناہ طاقت رکھنے والے ہتھیار ہم کو دیئے گئے ہیں۔ اور ہم نے انہی ہتھیاروں کے صحیح استعمال سے اللہ تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے یہ کام ہمارے ہی سپرد کیا ہے۔ اسی لئے ایک احمدی احمدی ہوتا ہے اور احمدی رہتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسکو ہی اس کام کے لئے چُنا ہے۔ آؤ ہم ان دونوں ہتھیاروں کو زنگ نہ لگنے دیں بلکہ ان کو ہمیشہ استعمال کرنے سے ان کی چمک اور دمک زیادہ سے زیادہ کرتے جائیں۔ اسیطرح بلکہ اس سے بھی زیادہ جس طرح ہمارے پیش رو انکو استعمال کر کے فتح پر فتح پاتے رہے ہیں۔ یہ پیش رو وہ عظیم الشان ہستیاں ہیں کہ آج بھی ان کی فتح کے نشان ہمارے دلوں میں قائم ہیں۔ یہ وہ درویش ہیں جو پھٹی پرانی گدڑیاں لے کر دنیا کے طول و عرض میں پھیل گئے تھے جنہوں نے ویرانوں میں جھگیاں بنائیں اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ویرانے بڑے بڑے شہر بن گئے۔ آخر حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کے پاس کون سے ساز و سامان تھے؟ انہوں نے راجپوتانہ کے صحراؤں میں جہاں انسان گزرتے ہوئے بھی لرزتے تھے اپنا ڈیرا لگایا اور آج وہی جگہ اجمیر شریف کہلاتی ہے۔ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اکبر اور جہانگیر ایسے باجبروت بادشاہوں سے انہی ہتھیاروں سے ٹکر لی اور ایسی فتح پائی کہ آخر بادشاہ آپ کے قدموں پر آ گرے۔

الغرض یہ ہتھیار اتنے کارگر ہیں کہ سچ تو یہ ہے کہ تمام دنیا کی مادی قوتیں ایک محاذ پر بھی جمع ہو کر ان کے مقابل نکل آئیں تو وہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ یہ ہتھیار ہیں جو وراثتاً ہم کو پہنچے ہیں۔ آؤ ہم ان ہتھیاروں کو لے کر نکلیں۔ انشاء اللہ ہم ہی کامیاب ہوں گے جیسا کہ آثار پہلے ہی نمودار ہو رہے ہیں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پنج ہزاری فوج کے سپاہی ہیں۔ ہمارے ہتھیار ہمارے پاس ہیں جس اسلحہ خانہ میں یہ ہتھیار بنائے جاتے ہیں وہ ازلی و ابدی وسعتیں رکھتا ہے۔ یہ کارخانہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کا چلانے والا غیر محدود طاقتوں کا مالک ہے۔ یہ کائنات کی قوتیں اسکے ایک اشارے "کن" سے ظہور میں آئی ہیں اور جب چاہے وہ ایک ہی اشارے سے اسکو فنا کر سکتا ہے۔

البتہ ان ہتھیاروں کا استعمال کرنا اسنے ہمارے اختیار میں دیا ہے۔ اگر ہم ان کا استعمال صحیح کریں گے تو ہو نہیں سکتا کہ ہم دیرپا ہو یضع الحرب کے مقصد کو حاصل نہ کر لیں +

جو حق بات ہے صاف مُنہ پر کہیں گے

جو بُت ہیں وہ بُت بن کے کب تک رہیں گے
خدائی کے حملوں کو کیونکر سہیں گے

پرستش کریں گے جو مُردہ خدا کی
وہ مُردے ہیں خود اور مُردے رہیں گے

غلاؤں میں جو ڈھونڈتے ہیں خدا کو
حقیقت کی موجوں میں آخر بہیں گے

نشاں تھا یہ مہدیٔ آخر زماں کا
مہ و مہر ورنہ گہے ہیں۔ گہیں گے

نہیں خوف تنویر ہم کو بُتوں کا
جو حق بات ہے صاف مُنہ پر کہیں گے

قرآن حکیم اور اجرام فلکی میں آثار حیات

مکرم میاں عبدالعزیز صاحب بی۔ایس سی اسلامیہ پارک لاہور

اجرام فلکی بہت سے اہم ستاروں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے بعض بہت بڑے ستاروں کا اپنا ایک نظام ہے جیسا کہ ہمارا نظام شمسی۔

سورج ایک درمیانے درجے کا تارہ ہے اور اس کے نظام میں جو اجرام پائے جاتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) "سیارے" یعنی PLANETS

(۲) سیارچے یعنی MINOR PLANETS OR ASTEROIDS

(۳) دُم دار ستارے یعنی COMETS

(۴) شہاب ثاقب یعنی METEORS

موجودہ سائنس کی رو سے یہ ثابت ہے کہ ہمارے نظام شمسی جیسے کئی اور نظام اس کائنات میں موجود ہیں۔ اور ان میں بھی تقریباً ایسے ہی اجرام موجود ہیں۔ لہذا اگر ہم نظام شمسی کے متعلق کسی نتیجہ پر پہونچیں تو وہ کائنات کے دوسرے اجرام پر بھی حاوی ہوگا۔

قرآن مجید نے بتایا ہے کہ ان اجرام پر بھی زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱) الم تر ان اللہ یسبح
لہ من فی السموات والارض
(۲۴، ۴۱)

کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمان و زمین کی سب چیزیں اللہ کی تسبیح کرتی ہیں (تسبیح سے مراد یہی ہے کہ آسمان و زمین کی تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کے قانون اور ارادے کے مطابق اپنے اپنے کام میں لگی ہوئی ہے)

(۲) قل لا یعلم من فی السموات
والارض الغیب الا اللہ
وما یشعرون ایان یبعثون
(۲۷، ۶۵)

کہ آسمان اور زمین کی مخلوق میں سے کوئی غیب کو نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

(۳) ومن ایتہ خلق السموات
والارض وما بث فیھما
من دآبۃ وھو علی
جمعھم اذا یشاء قدیر
(۴۲، ۲۲)

اور اس کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا پیدا کرنا ہے۔ اور دونوں کے اندر اس نے جو جاندار پھیلا رکھے ہیں۔ وہ ان کو جمع کرنے پر جب چاہے قادر ہے۔

ان آیات میں آسمان اور زمین دونوں میں آبادی کا ذکر ہے۔ اور پھر دونوں قسم کی مخلوق کے اجتماع کا ذکر ہے۔ جس سے کہ حشر بھی مراد ہے۔ اور یہ بھی اشارہ ہے کہ ایسے ذرائع مشیت الٰہی سے پیدا ہو سکتے ہیں کہ زمینی اور آسمانی مخلوق کی ملاقات کا کوئی انتظام ہو جائے۔

(۴) ان کل من فی السموات
والارض الا اتی الرحمٰن
عبداً (مریم رکوع ۷)

آسمان و زمین کے تمام جاندار اللہ تعالیٰ کے سامنے بندے (غلام) بن کر حاضر ہوں گے۔

ان تمام آیات کے مطالعہ سے ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ زمین کے علاوہ آسمان میں بھی کوئی مخلوق ہے اور یہ کہ وہ بھی خدا تعالیٰ کے قائم کردہ قوانین کی پابند ہے اور حشر نشر ان کے لئے بھی مقدر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی معرکۃ الآراء کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں آیت

یسبح لہ ما فی السموات
وما فی الارض وھو العزیز
الحکیم۔

کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں کہ "اس آیت میں یہ اشارہ فرمایا گیا ہے کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے۔ اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں"۔

ظاہر ہے کہ قرآن کریم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے یہ دعوےٰ کیا کہ اجرام فلکی میں کوئی مخلوق موجود ہے۔ قرآن حکیم کے اس دعوےٰ کی موجودہ سائنس نے تائید و تصدیق کر دی ہے چنانچہ ایک مشہور ماہر فلکیات Astronomer سر جیمز جینز Sir James Jeans اپنی تصنیف "Through space and time" میں لکھتے ہیں۔ "ہماری زمین پر .... ہر طرف سے اس کثرت سے آثار حیات ظاہر ہیں کہ یہ خیال کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ کائنات میں ایسے خطے بھی ہو سکتے ہیں۔ جہاں کی طبعی حالت زندگی کے لئے ناموزوں ہے۔ ہم کو زندگی کے آثار گرم ترین اور سرد ترین موسم میں بھی ملتے ہیں۔ بلکہ سمندر کی گہرائی تحت اور ٹھوس زمین اور زمین کے نیچے تیل کے چشموں تک میں آثار حیات باافراط پائے جاتے ہیں۔ ان مختلف خطوں میں ماحول کی مناسبت سے انواع حیات مختلف ہیں۔ اور ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ زندگی نے دوسرے سیاروں میں وہاں کے بالکل مختلف ماحول کے مطابق دوسری شکل اختیار کر لی ہے۔ ہمیں یہ کہنے کا حق نہیں رہتا کہ کائنات میں زمین کے سوا کہیں حیات کا وجود نہیں ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ہمیں جس قسم کی زندگی کا علم ہے یا جس قسم کی زندگی کا ہم تصور کر سکتے ہیں اس سے مختلف کسی دوسری نوع کی زندگی کسی دوسرے سیارے پر ہو۔ (۱۵۹)

امریکہ کے ایک عالمی شہرت کے مالک ہیئت دان پروفیسر آر۔ این۔ بریس (R.N. Bress) جو شین فورڈ یونی ورسٹی کے شعبہ فلکیات کے سربراہ ہیں لکھتے ہیں:۔

"مجھے یقین ہے کہ اس کائنات میں جہاں ہماری زمین کی حیثیت ایک ذرے سے زیادہ نہیں ہے۔ ہم سے کہیں زیادہ ذہین اور ترقی یافتہ مخلوق بھی آباد ہے۔ ہمارا نظام شمسی جس پر صدیوں سے ہمارے ماہرین فلکیات تحقیق کرتے آئے ہیں اس کائنات کا ایک حقیر جزو ہے۔ اور اگر یہ نظام ویران اور بے آباد ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ پوری کائنات ہی ویران ہے۔ اور حیات صرف کرہ ارض پر پائی جاتی ہے۔ اب ہم خلاء میں قدم رکھ چکے ہیں اور عجیب و غریب نئے نئے انکشافات ہو رہے ہیں۔ نئی نئی معلومات ظہور میں آ رہی ہیں۔ اور ہمارے سامنے سائنس نے ایک وسیع راستہ کھول دیا ہے ہمیں جان لینا چاہیئے کہ اس کائنات میں ہم تنہا ہی نہیں بستے۔ بلکہ ہمارے بہت سے جاندار پڑوسی بھی ہیں۔ جو ہم سے ملنے کے لئے بے چین ہیں۔ لیکن افسوس کہ وہ ہم سے اتنی دور ہیں کہ ہمارے سائنس کے آلات ان کا فاصلہ ظاہر کرنے سے قاصر ہیں ہم ان اپنی اس طبعی عمر میں نہیں پہونچ سکتے۔ البتہ ہم انہیں پیغامات ضرور بھیج سکتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں مسلسل کوششیں کرنی ہوں گی اور اپنے ذہن کو زیادہ طاقتور رکھنا ہوگا"۔

روس کے ایک بہت ہی مشہور سائنسدان اوسف ایس شوکلوفکی کا یہ خیال ہے۔

"ہم اب سائنس کے اس دور میں قدم رکھ چکے ہیں جہاں نئی نئی اور حیران کن دریافتوں کے دروازے کھل رہے ہیں۔ ہمارے بہت سے گذشتہ نظریات یکسر باطل ثابت ہو چکے ہیں۔ یا ان کی ہمیں نئی تاویلیں کرنی پڑی ہیں۔ یہ کیسی عجیب حقیقت ہے کہ ہزاروں سال پہلے انسان جن باتوں کے خواب دیکھا کرتا تھا وہ آج سچی ثابت ہو رہی ہیں۔ اس زمانہ میں بھی انسان سوچا کرتا تھا.... کوئی دوسرے سیاروں پر بھی اس جیسے لوگ آباد ہیں۔ اور وہ کبھی ان سیاروں تک پہونچ سکے گا۔ کل کا خواب آج ایک جیتی جاگتی حقیقت بن کر ہمارے سامنے آ گیا ہے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ کائنات ویران نہیں ہے بلکہ اس میں جگہ جگہ زندگی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ اب ہمارا کام صرف یہ ہے کہ اس حیات کا سراغ لگائیں اور اس تک پہنچنے کے لئے اپنی جدوجہد کی رفتار تیز کر دیں"۔

ایک اور مشہور سائنس دان ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر شیپلے لکھتے ہیں

"میرے علم کے مطابق اس کائنات میں حیات کی اتنی قسمیں موجود ہیں جن کا شمار کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔ آسان الفاظ میں اسے یوں سمجھیئے کہ ہر دس لاکھ ستاروں میں سے کسی ایک ستارے پر حیات موجود ہے۔ ہماری کہکشاں Milky way تقریباً تین کھرب ستاروں کا مجموعہ ہے۔ (ایک بلین = دس کھرب) اس حساب سے صرف ہماری کہکشاں میں ایک لاکھ ستارے ایسے ہیں جہاں زندگی کا امکان یقینی ہے۔

اس کے بعد ہم نظام شمسی Solar System پر نظر ڈالتے ہیں۔ نظام شمسی میں جو اجرام شامل ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہمیت سیاروں planets کو حاصل ہے

ان سیاروں میں سے سیارہ مریخ Mars کی طرف سب سے زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ اور اس سیارے پر اس قدر تحقیق ہوئی ہے کہ اور کسی سیارے پر نہیں ہوئی۔

کالریڈو سٹیٹ یونی ورسٹی کے ڈاکٹر فرینک بی سالسبری لکھتے ہیں۔

"میری عمر کا بڑا حصہ مریخ کے مطالعہ میں بسر ہوا ہے اور اس مطالعہ کے دوران میں جو معلومات میرے سامنے آئی ہیں۔

ان کی بناء پر میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اس سیارے پر زندگی اپنی پوری قوت و حرکت کے ساتھ رواں دواں ہے۔ وہاں پانی ہے۔ ہوا ہے۔ اونچے اونچے پودے اور درخت ہیں۔ جانور ہیں اور انسانوں سے ملتی جلتی کوئی ذہین مخلوق بھی ضرور آباد ہے جو سیارے پر اپنا کنٹرول کئے ہوئے ہے۔ البتہ یہ امر ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ مریخ کے پودے۔ کیڑے مکوڑے جانور یا انسان کرۂ ارض کے پودوں۔ یہاں کے "حشرات الارض" جانوروں اور انسانوں سے بالکل مختلف ہوں گے۔ اسکے علاوہ سیارہ زہرہ "VENUS" بھی بڑی دلچسپی کا باعث ہے۔ یہ ہمارے نظامِ شمسی کا سب سے چمکدار ستارہ ہے اس کا ہوائی کرّہ "Atmasphere" بڑا گہرا اور اس کی سطح صرف دوربین سے ہی دیکھی جاسکتی ہے۔ زہرہ پر کاربن ڈائی اکسائڈ یعنی CO_2 بہت زیادہ ہے لیکن آکسیجن O_2 اور پانی H_2O نہیں ہے لیکن بعض سائنسدانوں کا دعویٰ ہے کہ زہرہ پر پانی موجود ہے۔ زہرہ کی سطح کا درجہ حرارت $600°F$ تک جاتا ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ کوئی جاندار اتنی گرمی میں اور کاربن ڈائی اکسائڈ CO_2 کی موجودگی میں بھی زندہ رہ سکتا ہو۔

اس کے علاوہ ہمیں شہاب میں بھی زندگی کے آثار نظر آتے ہیں۔ شہاب مختلف دھاتوں اور پتھروں وغیرہ کے چھوٹے بڑے ٹکڑے ہیں۔ جو گرے ہوئے شہاب اکٹھے کئے گئے ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہؤا ہے کہ ان میں بکٹیریا کے جراثیم ہیں۔

اور یہ بھی ثابت شدہ امر ہے کہ تمام اجرام فلکی میں شہاب جیسا مادہ ہونا لازمی ہے اور یہ کوئی بعید از قیاس غیر ممکن نہیں کہ وہاں کے مختلف ماحول کے مطابق زمین سے مختلف قسم کی مخلوق موجود ہو۔ الغرض موجودہ سائنس قرآن کریم کے اس دعویٰ کی جو کہ اس نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے کیا تھا تائید کرتی ہے۔ آجکل خلا سے آنیوالی مختلف آوازیں ہیئت دانوں "Astronomers" کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔ ان آوازوں کو ریکارڈ کیا جا رہا ہے۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ یہ آوازیں مختلف اجرامِ فلکی سے آ رہی ہیں اور ہم ابھی اس قابل نہیں ہوئے کہ ان آوازوں کے صحیح مرکز اور اس مخلوق کے متعلق جو یہ آوازیں پیدا کرنیکی ذمہ دار ہے۔ کوئی نتیجہ حاصل کرسکیں۔ بہرحال مستقبلِ قریب میں حیران کن انکشافات ہونیکی توقع ہے۔ بہرحال موجودہ سائنس قرآنِ کریم کے اس دعوے کی تصدیق کرتی ہے کہ اجرامِ فلکی پر آثارِ حیات موجود ہیں۔

اہلِ ایمان کی علامت

"یہ تو ہر ایک قوم کا دعویٰ ہے کہ بہتیرے ہم میں سے ہیں جو خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں مگر ثبوت طلب یہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے یا نہیں اور خدا تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ پہلے تو ان دلوں سے پردہ اٹھا دے جس پردہ کی وجہ سے اچھی طرح انسان خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتا اور ایک دھندلی سی اور تاریک معرفت کے ساتھ اسکے وجود کا قائل ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات امتحان کے وقت اس کے وجود سے ہی انکار کر بیٹھتا ہے۔ اور یہ پردہ اٹھایا جانا بجز مکالمہ الٰہیہ کے اور کسی صورت میں میسر نہیں آسکتا۔ پس انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اس دن غوطہ مارتا ہے جس دن خدا تعالیٰ اس کو مخاطب کرکے انا الموجود کی اس کو خود بشارت دیتا ہے۔ تب انسان کی معرفت صرف اپنے قیاسی ڈھکوسلہ یا محض منقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی بلکہ خدا تعالیٰ سے ایسا قریب ہوجاتا ہے کہ گویا اسکو دیکھتا ہے۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

دارالافتاء ربوہ

ایک سوال اور اس کا جواب

سوال

کیا الفضل کے پرانے بوسیدہ پرچوں کو ردی میں بیچنا جائز ہے اگر ناجائز ہے تو پھر انہیں کیا کیا جائے جبکہ وہ استعمال کے ناقابل ہیں۔

جواب

اگر کسی علمی یا تبلیغی غرض کے لئے پرانی فائلیں استعمال میں نہیں لائی جاسکتیں اور بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے انہیں ٹھکانے لگانے کے سوا کوئی چارہ نہیں تو پھر انہیں قبرستان یا کسی محفوظ جگہ میں گہرا گڑھا کھود کر دبا دینا چاہیئے۔ اسی طرح جلا دینا بھی جائز ہے۔ دوسری عام اخباروں کے ساتھ گلا کر اس سے برتن۔ گتّہ یا کوئی اور استعمال کی چیز بھی بنائی جاسکتی ہے لیکن ردّی کے طور پر انہیں بیچنا جائز نہیں تاہم اس بات کی پوری پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ سلسلہ کے اخبارات سے علمی یا تبلیغی فائدہ اٹھایا جائے۔ مثلاً پرچوں کو بحفاظت رکھا جائے پھر سال ختم ہونے پر ان پرچوں کی جلد بندھوا کر انہیں کسی لائبریری میں رکھوا دیا جائے یا خود اپنی مسجد میں اس قسم کی لائبریری قائم کی جائے تاکہ بعد کے لوگ پرانے فائلوں سے استفادہ کرسکیں۔ سال کے بعد ایک جلد پر زیادہ سے زیادہ دو تین روپے خرچ ہوں گے لیکن اس کا ثواب ایک صدقہ جاریہ کی صورت اختیار کرے گا۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ

"میں دیکھتا ہوں کہ اخباروں، رسالوں اور کتابوں کی کثرت کی وجہ سے لوگوں میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم کیا کچھ پڑھیں ہم سے کچھ بھی نہیں پڑھا جاتا۔ اور جو اخبار خریدتے ہیں وہ اسے سنبھال کر نہیں رکھتے۔ میں نے تو اپنے اخبار سنبھال کر رکھنے کی دفتر کو سخت تاکید کی ہوئی ہے تاکہ کم از کم دفتر میں تین چار فائل تو ہوں تاکہ ہماری اولاد باری باری ایک دوسرے سے مانگ کر پڑھ سکے۔ آج لوگوں کے نزدیک "الفضل" کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے ..... لوگوں کی یہ عادت ہے کہ ابتدا میں وہ قیمتی چیز کی قدر نہیں کرتے لیکن جب ترقی کا زمانہ آتا ہے تو پھر بڑی بڑی قیمتیں دے کر خریدتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہؤا ہے کہ پٹھانکوٹ کے ایک دکاندار کے پاس قادیان کے کسی آدمی نے کئی من الفضل ردّی میں بیچ دیا۔ جب وہ شخص جس نے یہ اخبار فروخت کیا تھا پکڑا گیا تو اس نے بتایا کہ یہ اخبار کئی من اس کے پاس پڑا ہے جو اسنے ردّی میں لوگوں سے خریدا ہے۔ اگر اس بیچنے والے یا اس کے پاس بیچنے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر ایمان ہوتا اور اگر انہیں یقین ہوتا کہ آئندہ زمانہ میں احمدیت کو بڑی بڑی ترقیات ملنے والی ہیں تو وہ اسے ردّی کے بھاؤ نہ بیچتے بلکہ سنبھال کر رکھتے کہ آئندہ اگر ان کی اولاد میں دین کا جوش نہ بھی ہؤا اور اس سے انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا تو بھی اس کی قیمت ہزاروں ہزار روپیہ پڑنے والی ہے ہم اس وقت اسے فروخت کریں گے اس کے پڑا رہنے سے ہمارا کیا حرج ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۶۴ء)

دلبرا! مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

(حضرت مسیح موعودؑ)

مجلسِ افتاء کا فیصلہ مؤرخہ ۹/۱۲/۶۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹/۱۲/۶۲ کو مجلسِ افتاء کا مندرجہ ذیل فیصلہ بابت مسئلہ حفاظت تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام منظور فرمایا ہے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات کو محفوظ رکھنا شرعاً جائز ہے۔ خصوصاً آپؑ کے کپڑوں کو بحیثیت تبرک محفوظ کرنا مطابق پیشگوئی "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" از بس ضروری ہے۔"

تشریح

شعائر اللہ اور دوسرے تبرکات کی حفاظت کا انتظام کرنا تاریخی اور علمی صداقت کے لحاظ سے نہ صرف جائز ہے بلکہ بعض حالات میں ہمارے لئے ضروری بھی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰی ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۙ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ کَانَ کُفِرَ ۝ وَلَقَدْ تَّرَکْنٰهَآ اٰیَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۝ فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝ (سورۃ القمر آیت ۱۶)

یعنی ہم نے نوحؑ کو ایک تختوں اور کیلوں والی کشتی پر اٹھا لیا۔ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے (یعنی ہماری نگرانی میں) چلتی تھی۔ یہ اس شخص کی جزا تھی جس کا انکار کیا گیا تھا۔ اور ہم نے اس کو ایک نشان کے طور پر (پچھلی اقوام کیلئے) چھوڑا۔ پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔

اسی طرح بنی اسرائیل کے ذکر میں فرمایا:-

وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْکِهٖٓ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَکِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَبَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِکَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

(بقرہ آیت ۲۴۸)

یعنی ان کے نبی نے ان سے کہا اس کی حکومت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ تمہیں ایک تابوت ملے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تسکین ہوگی۔ اور ان چیزوں کا بقیہ ہوگا۔ جو موسیٰؑ کے متعلقین اور ہارونؑ کے متعلقین نے اپنے پیچھے چھوڑیں۔ فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اگر تم مومن ہو تو اس بات میں تمہارے لئے یقیناً ایک بڑا نشان ہے۔

پس جہاں تک شعائر اللہ اور تبرکات کی حفاظت کے جواز کا تعلق ہے وہ ان آیات سے ظاہر ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں یہ احتیاط اشد ضروری ہے کہ حفاظت کا طریق ایسا ہونا چاہیئے جو منجر الی الشرک نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَکَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَکَانٍ سَحِیْقٍ ۝ ذٰلِکَ ۗ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ۝ لَکُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَی الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ۝ (حج آیت ۳۲-۳۴)

یعنی تم خدا کا شریک کسی کو نہ بناؤ اور جو اللہ کا شریک کسی کو بناتا ہے وہ آسمان سے گرجاتا ہے اور پرندے اس کو اچک کرلے جاتے ہیں اور ہوا اس کو کسی دوسری جگہ پر پھینک دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ نشانیوں کی عزت کریگا تو اس کے اس فعل کو دلوں کا تقویٰ قرار دیا جائے گا۔ یاد رکھو کہ ان قربانیوں سے ایک مدت تک تم کو نفع حاصل کرنا جائز ہے پھر خدا کے پرانے گھر تک ان کو پہنچانا ضروری ہے۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ شعائر اللہ کی عظمت کے احساس اور اسے قائم رکھنے میں شرک کی ملونی نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ اس کی بنیاد دلوں کے تقویٰ پر ہونی چاہیئے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ فرمان بھی اس نوعیت کی احتیاط کی ضرورت کو واضح کر رہا ہے۔ جو حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوریؓ کی ایک روایت میں بیان ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت منشی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ:-

"میں نے عرض کیا کہ حضور خدا کے واسطے میرا ایک سوال ہے۔ فرمایا کہو کیا ہے۔ عرض کیا کہ حضور یہ دسیاہی کے نشان والا) کرتہ تبرکاً مجھے دیدیں۔ فرمایا نہیں۔ یہ تو ہم نہیں دیتے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور نے ابھی تو فرمایا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات صحابہؓ نے رکھے۔ اس پر فرمایا یہ کرتہ میں اس واسطے نہیں دیتا کہ میرے اور تیرے مرنے کے بعد اس سے شرک پھیلے گا۔ اسکی لوگ پوجا کریں گے۔ اس کو لوگ زیارت بنالیں گے۔" (سیرت المہدی ص۴۳)

باقی رہی تبرکات کی تاریخی حیثیت اور ان کے اصلی ہونے کے ثبوت کو مہیا کرنا تو یہ طریق بھی درست اور مناسب ہے اور اس میں نہ صرف یہ کہ کوئی شرعی روک نہیں بلکہ اسلام پسند کرتا ہے کہ علمی صداقتوں کو ضائع ہونے سے بچایا جائے۔

(خاکسار ملک سیف الرحمٰن ناظم افتاء - ربوہ)

انتہائی گرانی کو روکنے کی ایک مؤثر تدبیر — سادہ زندگی

(مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب - ربوہ)

کچھ عرصہ ہوا میں نے رویا میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صدارت میں ایک کمیٹی ہو رہی ہے جس میں قیمتوں کی گرانی پر غور کیا جا رہا ہے۔ میں حضرت اقدس کے سامنے کھڑا ہوں۔ جب حضور کرسی سے اٹھ کر تھوڑی دیر کے لئے غالباً باہر تشریف لے گئے تو میں محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں:-

قیمتوں کے لحاظ بلحاظ بڑھنے کو روکا نہیں جاسکتا جب تک کہ ہم تعیش کے سامان (کی درآمد) بند نہیں کرتے۔

اس رویا سے معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں بھی دوسروں کے لئے ہماری جماعت کے عملی نمونہ اور رہنمائی کی ضرورت ہے۔

دو تین سال ہوئے میں نے گورنمنٹ کے مقرر کردہ پرائس کمیشن کراچی کو بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ اول تو یہ ہے کہ ہم اپنی زندگیاں عین اسلامی تعلیم کے ماتحت بسر کریں جس سے یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا یا پھر ہم وہی کریں جو گاندھی جی نے کیا تھا۔ انہوں نے قوم سے مخاطب ہو کر کہا کہ ایک ہندوستانی کی اوسط آمدنی چھ پیسہ یا چھ آنہ ہے اس سے زیادہ خرچ کرنے کا ہمیں حق نہیں۔ لہٰذا ہمیں کھڈی اور گھریلو صنعتوں کو فروغ دینا چاہیئے۔ خود انہوں نے لنگوٹی پہن کر اور چرخہ کات کر مثال قائم کردی۔ دیکھتے دیکھتے اس کا جو اثر ہوا وہ ہم سب جانتے ہیں۔ اکثر لوگوں نے کھدر پہننا شروع کر دیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں تمام ملک میں کارخانے کھل گئے۔ جس سے بیکاروں کو کام مل گیا۔ اور آمدنیاں زیادہ ہو کر لوگوں کا معیار زندگی بڑھ گیا۔ بھارت کا موجودہ معاشی بحران اس چیز کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہے۔

جب قوم میں عیاشی کے سامان مثلاً قیمتی کاریں۔ فریجیڈیرز۔ ریڈیوز۔ فرنیچر اور کپڑے وغیرہ درآمد کئے جائیں تو ان کیلئے کافی زرِ مبادلہ دینا پڑتا ہے اور اکثر ممالک تو ان کے بدلے خام مال مانگتے ہیں اور یہ مال عموماً ان ممالک میں رائج قیمتوں پر جاتا ہے اور پھر یہی قیمتیں اپنے ملک میں جاری ہو جاتی ہیں۔ اگر یہی مال اپنے ملک میں رہے تو کوئی وجہ نہیں کہ قیمتیں اتنی بڑھ جائیں۔ اگر یہ کسی حد تک ناممکن ہو تو پھر قیمتوں کے مقابلہ میں لوگوں کی آمدنیاں بڑھنی چاہئیں۔ انگریزوں کے وقت میں پنجاب کی گندم تمام ہندوستان کے لئے کافی ہوتی تھی اور قیمت بھی بہت کم تھی۔ لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ قیمتوں کی گرانی کے اس ناقابل برداشت بوجھ سے بچیں تو اس کا واحد علاج سادہ زندگی ہے اور حتی الوسع ہم اپنی اشیاء ہی استعمال کریں۔ سوائے ملکی دفاع۔ سائنس، صنعت و حرفت اور زراعت وغیرہ سامان کے (جسے رفتہ رفتہ اپنے ملک میں کارخانے جاری کرکے بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے) دوسرا کوئی سامان درآمد نہ کیا جائے۔ جب تک ہم یہ نہ کریں گے۔ نہ گرانی دور ہوگی اور نہ لوگوں کا معیارِ زندگی بلند ہوگا۔ اور نہ ہی امراء اور غرباء میں فرق جس نے خطرناک صورت اس وقت اختیار کرلی ہے دُور کیا جا سکے گا۔

اندرونِ ملک میں جو لوگ حرص کے ماتحت قیمتوں میں بے جا اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ صاحبِ اقتدار لوگوں کا کام ہے کہ ان کی کڑی نگرانی کریں اور ایسا انتظام کیا جائے کہ قیمتیں مقرر ہو کر اعتدال پر آجائیں اس ضمن میں سلطان علاؤالدین خلجی کا نمونہ قابلِ تقلید ہے۔ لیکن اگر ذمہ دار لوگ کسی وجہ سے اس طرف توجہ نہ کریں تو اصلاح ناممکن ہو جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہی لوگوں کی مدد کے لئے آتا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

"بے خوف ہو کر مت رہو۔ استغفار اور دعاؤں میں لگ جاؤ اور ایک پاک تبدیلی پیدا کرو۔ اب غفلت کا وقت نہیں رہا۔ انسان کو نفس جھوٹی تسلّی دیتا ہے۔ کہ تیری عمر لمبی ہوگی۔ موت کو قریب سمجھو۔ خدا کا وجود برحق ہے۔ جو ظلم کی راہ سے خدا کے حقوق دوسروں کو دیتا ہے وہ ذلّت کی موت دیکھے گا۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

الفرقان کے چھ خاص نمبر ایک جلد میں

حضرت حافظ روشن علیؓ نمبر۔ فلسفۂ امامت نمبر۔ حضرت میر محمد اسحاقؓ نمبر۔ عیسائیت نمبر۔ درویشان قادیان نمبر
حضرت ختم الانبیاءؐ نمبر۔ یہ مجلدات صرف بیس کی تعداد میں ہیں۔ جلد طلب فرمائیں۔ یہ مجموعہ نایاب ہو جائے گا۔
قیمت فی نسخہ مع محصول ڈاک۔ بارہ ۱۲/ روپے۔ (مینیجر مکتبہ الفرقان ربوہ)

تعمیر مساجد کی لگن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر صبح جو تحریک جدید پر طلوع ہوتی ہے اپنے دامن میں بے شمار ایمان افروز واقعات لے کر آتی ہے۔ تحریک جدید کے مالی جہاد سے متعلق مخلصین جماعت کی خط و کتابت ہی کو لے لیجئے اس کے مطالعہ سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اتباع میں جماعت احمدیہ کو زمین کے چپہ چپہ میں مساجد تعمیر کروانے کی ایک لگن لگی ہوئی ہے۔ عسر ہو یسر، ہر حالت میں خدا تعالیٰ کے گھروں کی تعمیر کا خیال دامن گیر رہتا ہے۔ چنانچہ ذیل میں صرف دو مثالیں عرض کی جاتی ہیں۔ ایک یسر کی دوسری عسر کی۔

(۱) مکرم سید محمد احمد صاحب ۱۴۳ ملکانی محل فریئر روڈ کراچی سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں:-

"آج بلکہ ابھی ابھی کمپنی کی طرف سے جہاں میں ملازم ہوں اطلاع ملی ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے میری موجودہ تنخواہ میں مبلغ دو صد ۲۰۰/ روپے کی ترقی ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق یہ دو صد روپیہ تو مساجد فنڈ ممالک غیر کے لئے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ مزید یکصد روپیہ بطور شکرانہ کے ملا کر کل تین صد ۳۰۰/ روپے کا چیک ارسال خدمت ہے۔"

(۲) ایک مخلص بہن جو ایک سکول میں معلمہ ہیں اور اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتیں۔ اپنے خط مورخہ ۲۱/۱۰/۶۲ میں تحریر فرماتی ہیں:-

"خاکسار کی ایک عرصہ دراز سے یہ خواہش تھی کہ وہ کسی بڑی بیرونی مسجد میں چندہ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مسجد سوئٹزرلینڈ کی شکل میں یہ موقع عطاء فرمایا مگر میری بدنصیبی اور کم مائیگی کہ یکمشت تین صد ۳۰۰/ روپے ادا کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔ اور آج تک یہ حسرت ہی رہی مگر اب اس سے زیادہ انتظار نہیں کر سکتی ......

..... میرا تین صد روپیہ کا وعدہ قبول کریں۔"

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و اموال میں برکت دے کر ہمیشہ انہیں اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

دیگر حضرات بھی ان نیک نمونوں سے فائدہ اٹھائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات کی خدمت میں مبارک باد

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو میٹرک کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ ان سب کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہوئے دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ انہیں اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین

ایسے مواقع پر سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشاد مبارک حسب ذیل ہے:-

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا تعالیٰ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین اور سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبد الرزاق نام تجویز فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور خادم دین اور قرۃ العین بنائے۔ (چوہدری) خدا بخش ولد عمر الدین صاحب راجپوت ساکن گھسیٹ پور چک ۶۹ ضلع لائلپور

درخواستہائے دعا

خاکسار کے پوتے اور عزیزم چوہدری محمد اعظم صاحب بی۔ ایس۔ سی کے لڑکے عزیز محمد طالب پہلے بخار اور مختلف عوارض سے سخت بیمار تھا۔ اب بخار ٹوٹ چکا ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔ (محمد رمضان کارکن تبشیر)

میں چند دن سے اپنڈے سائیٹس کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ پیشاب کی بندش کی سخت تکلیف ہے۔ (محمد الدین گوگانی)

(محمد نقی صاحب ملازم محکمہ ڈاک خانہ ابن بابو عبد المجید صاحب بہت علیل ہیں۔ (عبد الرشید چابکسواراں لاہور) ۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں چند دنوں سے کمزوری بڑھ گئی ہے۔ (محمد سلیم کارکن جامعہ احمدیہ) احباب ان سب کے لئے دعا فرماویں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

شیخوپورہ ۵ نومبر:- صدر ایوب خان نے ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر خدانخواستہ پاکستان کو کسی قسم کا نقصان پہنچا تو ہمارے ملک کے مسلمان باعزت زندگی بسر نہیں کر سکیں گے۔ انھوں نے بتایا کہ پاکستان زندہ رہا تو ہم میں سے کوئی نہیں مر سکتا اور اگر پاکستان ختم ہو گیا تو ہم سب ختم ہو جائیں گے صدر نے ہزاروں افراد کے نعروں اور تالیوں کی گونج میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اس ملک کے مسلمانوں کے لئے خدا کی بزرگ و برتر کی بہت بڑی نعمت ہے اور اگر اسے کسی قسم کی کوئی گزند پہنچی تو ہم قومی حیثیت سے زندہ نہیں رہ سکیں گے۔

انھوں نے حزب اختلاف کے رہنماؤں پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا کہ اگر یہ برسر اقتدار آگئے تو ملک میں پھر انتشار مایوسی اور ہر سو تاریکی پھیل جائے گی۔ اور بالآخر ہمارے وطن عزیز کا شیرازہ بکھر جائے گا۔

کراچی ۔۵ رنومبر۔ متحدہ حزب اختلاف کی صدارتی امیدوار محترمہ فاطمہ جناح نے ووٹروں کو تلقین کی ہے کہ وہ اپنے حق کے لئے استقلال اور جرأت سے جدوجہد جاری رکھیں اور موجودہ حالات سے مایوس نہ ہوں۔ انھوں نے مختلف اسٹیشنوں پر ووٹروں سے یہ بات کہی محترمہ فاطمہ جناح نے کل حقانی چوک ہسپتال روڈ۔ لارنس روڈ۔ لالوکھیت اور ناظم آباد کے پولنگ سٹیشنوں کا معائنہ کیا۔ انھوں نے انتخابات میں سرکاری مداخلت کے بارے میں شکایات پر ووٹروں کو مشورہ دیا کہ وہ اس صورت حال سے مایوس نہ ہوں۔ بلکہ ثابت قدمی سے اپنی کوششوں میں مصروف رہیں۔

بیروت:- ۵ رنومبر اب اس خبر کی معتبر اور غیر جانب دار ذرائع سے تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ امریکہ کا یو ٹو طیاروں کا جو دستہ تھائی لینڈ میں متعین تھا وہ اب ہندوستان کے اڈوں سے کارروائیاں کرتا ہے۔

بھارت کی جانب سے اس خبر کی تردید میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ امریکہ چین کے ایٹمی دھماکے کا علم یو ۲ کے ذریعہ ہوا، جس کی پرواز شاید لداخ کے میں تھی ہندوستان کی اس تردید کو زبردست ثبوت کی روشنی میں قبول نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک کھلا راز ہے کہ امریکہ کو چین کے ایٹمی دھماکہ کا علم یو ۲ جاسوس پروازوں سے ہوا۔ جس کا ذکر امریکی اخبارات میں آزادانہ ہوتا رہا ہے۔ تازہ ثبوت رسالہ ٹائم سے ملتا ہے جس میں فضا میں چینی ایٹمی دھماکہ کا ذکر موجود ہے۔

سنگاپور ۔ ۵ رنومبر۔ ریڈیو جاکرتہ کے مطابق انڈونیشیا کے قائم مقام صدر ڈاکٹر سوبا ندریو نے برطانیہ کو دھمکی دی ہے کہ انڈونیشیا برطانیہ کے خلاف سخت اقدامات کرے گا۔ جاکرتہ ریڈیو کے مطابق ڈاکٹر سوباندریو نے یہ دھمکی انڈونیشیا پر ملائشی طیاروں کے ذریعہ اشتہارات پھینکنے کے باعث دی ہے واضح رہے چند روز ہوئے ملائشیا کی حکومت نے ایک بیان میں بتایا تھا کہ ملائشیا اور برطانیہ کے طیاروں نے انڈونیشیا پر پرواز کر کے اشتہارات گرائے ڈاکٹر سوباندریو نے اپنی تقریر میں کہا کہ ملائشیا اور برطانیہ اس اقدام کے ذریعہ انڈونیشیا کے عوام کے حوصلے پست کرنا چاہتے ہیں۔

لاہور ۔ ۵ رنومبر۔ صدر ایوب خان مشرقی پاکستان کا انتخابی دورہ ختم کر کے ۸ رنومبر کو بذریعہ پی آئی اے لاہور پہنچیں گے۔ صدر ایوب خان ۲۸ اکتوبر کو انتخابی دورے پر مشرقی پاکستان گئے تھے۔

ڈھاکہ ۔ ۵ رنومبر۔ مشرقی پاکستان کے سابق گورنر لفٹیننٹ جنرل اعظم خان حزب اختلاف کی طرف سے انتخابی دورہ کرنے کے لئے آج سہ پہر ڈھاکہ سے سلہٹ روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے اور اس کے بعد سہ راہ میل سے ڈھاکہ واپس روانہ ہو جائیں گے۔

لندن ۵ رنومبر۔ برطانوی حکومت نے لوہے اور فولاد کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کر دیا ہے ملکہ الزبتھ نے پارلیمنٹ کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اپنی تقریر میں جو کابینہ مرتب کرتی ہے کہا ہے کہ اس صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کے لئے عنقریب اقدامات کئے جائیں گے۔ تقریر میں خارجی اور داخلی امور کے بارے میں نئی لیبر حکومت کی پالیسی کی وضاحت کی گئی تھی۔ ملکہ الزبتھ نے کہا کہ برطانوی حکومت نسلی امتیاز کی مخالفت کرے گی اور دولت مشترکہ کے درمیان تعاون کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کرے گی۔

لندن ۵ رنومبر۔ لوہے اور فولاد کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کے فیصلے پر کنزرویٹو پارٹی اور برطانوی صنعت کار زبردست احتجاج کر رہے ہیں۔

پارلیمنٹ میں سابق وزیر اعظم اور حزب اختلاف کے رہنما مسٹر ایلک ڈگلس ہیوم نے کہا کہ ہم لوہے اور فولاد کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کے بل کی ڈٹ کر مخالفت کریں گے۔ لوہے اور فولاد کے کارخانوں کے مالکوں نے بھی اس فیصلے پر زبردست احتجاج کیا ہے لبرل پارٹی نے بھی اس بل کی مخالفت کا اعلان کیا ہے

لیبر پارٹی کو پارلیمنٹ میں پانچ ارکان کی اکثریت حاصل تھی۔ اب صرف تین ہی کی رہ گئی ہے کیونکہ اس کے ایک رکن کار کے حادثے میں زخمی ہو گئے ہیں۔ اور ایک ان دنوں بیکنگ گئے ہوئے ہیں خیال ہے کہ اگر حزب اختلاف نے مسٹر ولسن کی راہ میں مشکلات پیدا کیں تو وہ سال بھر میں دوبارہ انتخاب کرائیں گے، اس صورت میں ان کی پارٹی کو پارلیمنٹ میں اکثریت حاصل ہو جائے گی۔

لندن ۔ ۵ رنومبر۔ پاکستانی حلقوں نے دولتِ مشترکہ کو مضبوط بنانے نسلی امتیاز کی مخالفت اور اقوام متحدہ کی مکمل حمایت کے متعلق لیبر حکومت کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے ایک پاکستانی افسر نے کہا کہ برطانیہ میں آباد ہونے والے دولت مشترکہ کے باشندوں اور اقوام متحدہ کے متعلق حکومت کا نقطۂ نظر قابل تعریف ہے لیکن سوال یہ ہے کہ حکومت کس طرح اپنے وعدوں کو عملی جامہ پہنائے گی۔

دمشق ۵ رنومبر۔ اسرائیلی دستوں نے شام کے سرحدی علاقوں میں گھسنے کی کوشش کی لیکن شامی سپاہیوں نے انھیں مار بھگایا ایک اسرائیلی ترجمان نے اعتراف کیا ہے کہ جھڑپ میں اسرائیلی فوج کو جانی نقصان اٹھانا پڑا۔

شامی فوج کے ترجمان نے بتایا کہ تل کے سرحدی علاقہ میں اقوام متحدہ کے مبصروں نے جنگ بند کرائی تھی۔ لیکن اسرائیلی فوج نے اس کی خلاف ورزی کی اور شامی علاقہ میں گھس آئی۔ شامی سپاہیوں نے جوابی حملہ کیا۔ اور اسے مار بھگایا۔ کئی اسرائیلی سپاہی مجروح ہوئے سرحد کے قریب اسرائیلی فوج کے گولہ بارود کے ذخیرے میں دھماکہ ہوا جس سے بھاری نقصان ہوا ہے۔

اٹاوہ ۔ ۵ رنومبر۔ کینیڈا کے دارالعوام میں کل اپوزیشن کے ارکان نے دارالعوام میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا کہ ایسا نہ ہو کہ ہندوستان کینیڈا کے ری ایکٹر کے ذریعہ ایٹم بم تیار کرے۔ وزیر خارجہ نے ایوان کو یقین دلایا کہ جب ہندوستان کو ری ایکٹر دیا گیا تھا تو اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ری ایکٹر کو ایٹم بم بنانے میں استعمال نہیں کرے گا۔

مکہ معظمہ ۔۵ رنومبر۔ شاہ سعود کے تخت سے دستبردار ہونے کا نتیجہ یہ ہوگا، کہ یمن میں خانہ جنگی بند ہو جائے گی۔ امام یمن اور صدر سلال کے نمائندوں میں سمجھوتہ ہو چکا ہے کہ ملک میں طرز حکومت کے سوال پر رائے شماری کرائی جائے۔

نیروبی ۵ رنومبر۔ کینیا ۱۲ دسمبر کو جمہوریہ بن جائے گا۔ تاہم وہ دولت مشترکہ ہی کا رکن رہے گا۔ کینیا کی پارلیمنٹ نے بھاری اکثریت سے ملک کو جمہوریہ بنانے کا بل منظور کر لیا ہے۔ اب ایوان بالا (سینیٹ) اس کی توثیق کرے گا۔

نیویارک ۵ رنومبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھان نے اعلان کیا ہے کہ جنرل اسمبلی کا اجلاس سرکاری طور پر یکم دسمبر تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

نامپنہ ۵ رنومبر۔ سوویٹ یونین نے کمبوڈیا کو بہت بھاری فوجی امداد دی ہے جس میں رڈار کا طیارہ سے بکتر بند گاڑیاں۔ راڈر جدید ہتھیار۔ اور مواصلات کا سامان شامل ہے، شاہ کمبوڈیا نے کہا ہے کہ روس کی امداد کمبوڈیا کی غیر جانب داری کی دلیل ہے۔ کمبوڈیا کی غیر جانبداری کی دلیل ہے کمبوڈیا کی پالیسی تحفظ امن ہے۔ لیکن وہ دفاع کو امن کے لئے مضبوط کرنا ضروری سمجھتا ہے۔

قاہرہ ۔۵ رنومبر۔ افریقہ کا سب سے بڑا ملک جو ریس کی فوجی آمریت کے بعد دوبارہ پارلیمانی جمہوریت کی طرف لوٹ رہا ہے نئی کابینہ مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل ہے جہاں میں چار ارکان کمیونسٹ یا کمیونسٹوں کے حامی بیان کئے جاتے ہیں یہ پہلا موقعہ ہے کہ سوڈان کی کابینہ میں کمیونسٹ وزیر شامل کئے گئے ہیں۔ جو ٹریڈ یونینوں اور کسانوں پر کافی اثر رکھتے ہیں کابینہ میں عمہ پارٹی کو بھی نمائندگی حاصل ہے۔ جو مصر سے علیحدگی اور برطانیہ کی حامی ہے اس کے برعکس یا پیوڈ یموکریٹک پارٹی جو مصر کے ساتھ اتحاد کی حامی ہے پارٹیاں مذہب سے وابستگی اور قدامت پسندانہ روش کی حامی ہیں۔

تہران ۔ ۵ ۔ نومبر۔ ایران اور سوویٹ یونین کے مابین فضائی سروس شروع ہو گئی ہے۔

تریاق نسواں اٹھرا کی گولیاں اور اولاد بھی نرینہ ہوتی ہے ڈبی ۳/۲۵ کورس ۱۵/- احمدیہ دواخانہ متصل ڈی آئی پرائمری سکول ربوہ

دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں!

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دسواں سالانہ اجتماع

تیرہ - چودہ - پندرہ نبوت ۱۳۴۳ ہش / ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء

کو

اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس کی عظیم روحانی برکات سے مستفیض ہوں،

(خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قربانیوں کو بڑھانے کی ضرورت کیوں لاحق ہوتی ہے

جماعت احمدیہ کے لئے لمحۂ فکریہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو تحریک جدید کے زیر انتظام اشاعت اسلام کیلئے قربانیوں کی تلقین فرماتے ہوئے فرمایا۔

"تمہارا چندہ ہر سال پہلے سے زیادہ ہونا چاہیے کیونکہ تمہارا کام ہر سال بڑھے گا۔ جیسے پانچ چھ سال کے لڑکے کا لباس بڑی عمر والے آدمی کو پورا نہیں آتا۔ اسی طرح تمہاری اس سال کی قربانی اگلے سال کام نہیں آسکتی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بڑھا رہا ہے۔ جس طرح ایک بچہ بڑھتا جاتا ہے اور اس کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ وہ بڑھنے کو روک سکے اسی طرح تم پر بھی وہ دور آیا ہوا ہے۔ قانون قدرت تمہیں بڑھا رہا ہے۔" (الفضل مورخہ ۲ رنومبر ۱۹۶۴ء)

اس ارشاد سے بخوبی واضح ہے کہ تحریک جدید کا وعدہ ہر سال کیوں بڑھا کر پیش کرنا چاہیئے۔ جملہ افراد جماعت سال رواں کا وعدہ پیش کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کا یہ ارشاد مستحضر رکھیں،

(وکیل المال اول تحریک جدید)

عِدَۃُ المُؤمِنِ کَاَخذِ الکَفِّ

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید)

اگر خدا تعالےٰ کی راہ میں مالی جہاد کرنے والے ہمیشہ اپنے آقا و مولا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کو حرز جان بنائے رکھیں کہ "مومن کا وعدہ ایسا (یقینی) ہوتا ہے جیسے قبضہ میں آئی ہوئی چیز!" تو ہمارا مالی نظام نسبتاً کم خرچ پر بہت زیادہ عمدگی کے ساتھ چل سکتا ہے

اپنے وعدے پر غور کیجئے۔ سلسلہ آپ کے ایفائے عہد کا منتظر ہے،

اہالیان ربوہ کی خدمت میں ضروری گزارش

خدا تعالےٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے ایام قریب آگئے ہیں اور جلسہ پر تشریف لانے والے بھائیوں کی طرف سے پرائیویٹ رہائش کے انتظام کے لئے خطوط آنے شروع ہو گئے ہیں۔ ہمارے بعض بھائی اپنی خاص مجبوریوں کی وجہ سے اجتماعی قیام گاہوں میں نہیں ٹھہر سکتے۔ اور ہر سال اہالیان ربوہ ایسے احباب کے لئے اپنے مکانوں میں سے جگہ دیا کرتے ہیں۔ امید ہے کہ امسال بھی ربوہ کے رہنے والے دوست اپنے مکانوں میں زیادہ سے زیادہ جگہ اس مقصد کے لئے نظامت ہذا کے سپرد فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

(حمید اللہ ناظم مکانات جلسہ سالانہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۵ رنومبر ۱۹۶۴ء

بروز بدھ صبح ۸½ بجے ربوہ میں فوجی بھرتی ہو رہی ہے۔ امیدواران اپنا تعلیمی سرٹیفیکیٹ اور سرپرست کو ہمراہ لائیں۔

جن امیدواروں کے پاس تعلیمی سرٹیفکیٹ نہ ہوگا وہ بھرتی نہ ہو سکیں گے

معیار بھرتی:-

عمر ۱۷ سے ۲۵ سال تک تعلیم ۵ جماعت سے ۱۰ جماعت تک۔ قد ۲"۔۵' وزن ۱۱۲ پونڈ

(کیپٹن محمد سعید دار الرحمت غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴